درس حدیث

تحریر و ترتیب:۔ عتیق الرحمٰن

عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ انہ حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسم قال من صام رمضان ثم اتبعہ ستا من شوال کان کصیام الدھر (مسلم)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو اس نے گویا سال بھر کے روزے رکھے۔

اعمال صالحہ میں ہر عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک اپنے مقام اور مرتبے کے اعتبار سے بڑی قدر و منزلت والا ہے لیکن جو مرتبہ و مقام اور قدر و منزلت روزے کو حاصل ہے وہ کسی اور عمل کو نہیں کیونکہ ارشاد نبویؐ ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

کل عمل ابن آدم لہ الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ (بخاری)

ابن آدم کے ہر عمل کا ایک متعین ثواب ہے لیکن روزہ وہ میرے لئے ہے اس کا اجر اور اس کی جزا میں ہی عطا کروں گا۔

اسی طرح ارشاد نبویؐ ہے۔

من صام یوما ابتغاء وجہ اللہ باعدہ اللہ من جہنم (بیہقی)

جو شخص اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لئے ایک دن روزہ رکھے گا اللہ پاک اسے جہنم کی آگ سے دور رکھے گا۔

روزہ فرض ہو یا نفلی اپنی اپنی حیثیت کے اعتبار سے فضیلت و اہمیت کا حامل ہے رمضان المبارک کا برکتوں، فضیلتوں، رحمتوں اور اللہ تعالیٰ کی نوازشات کا مہینہ گزر چکا۔

بہت خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس رمضان میں اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی حاصل کی۔ اور بڑے بد قسمت اور بد نصیب ہیں وہ لوگ جو اس مہینہ کو پانے کے باوجود اپنے گناہوں کی بخشش نہ کرواسکے۔

سعادتمندی کا ایک اور موقعہ

خوش نصیبوں کے لئے اپنی خوش نصیبی میں اضافے کا ایک اور بہترین موقعہ سامنے ہے کہ پیارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے بھی رکھے اللہ کریم اسے سال بھر کے روزوں کے برابر اجر عطا فرمائیں گے۔ یہ چھ روزے فرضی نہیں ہیں۔ بلکہ نفلی ہیں جو کوئی بھی چاہے یہ سعادت حاصل کرسکتا ہے۔

ایک غلط فہمی اور اس کا ازالہ

یہاں یہ بات قابل وضاحت ہے کہ یہ روزے مسلسل رکھنے ہیں۔ شروع مہینہ میں رکھنے ہیں درمیان میں رکھنے ہیں یا آخر میں۔ توصیح اور درست بات یہی ہے کہ یہ فضیلت اور سعادت ہر اس شخص کو حاصل ہوگی۔ جو شوال کے مہینے کے اندر اندر مسلسل وقفے وقفے سے شروع میں، درمیان میں یا آخر میں کسی بھی طریقے سے چھ روزے مکمل کرلے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ عید الفطر کے متصل بعد ایک روزہ رکھنا ضروری ہے پھر اس کے بعد جیسے روزے رکھنا چاہے رکھ سکتا ہے تو یہ بات درست نہیں ہے بلکہ اس مہینے کے اندر جس طریقے سے بھی چھ روزے پورے کریگا وہ مذکورہ کا اجر کا مستحق ہوگا۔ انشاء اللہ

(ملاحظہ شرح مسلم للنووی)